چوہدری سعید احمد صاحب درویش کے نکاح کا اعلان

(فرمودہ ۱۰- اپریل ۱۹۵۰ء)

۱۰- اپریل ۱۹۵۰ء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ربوہ میں بعد نماز عصر چوہدری سعید احمد صاحب بی اے درویش قادیان کا نکاح طاہرہ بیگم بنت شیخ خیرالدین صاحب لکھنؤ کے ساتھ چار ہزار روپے مہر پر پڑھا۔[1]

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

جیسا کہ احباب کو معلوم ہی ہے کہ قادیان میں ہمارے کچھ لوگ اس کی حفاظت کا حق ادا کر رہے ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جو وہاں کے رہنے والے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ہنگامہ کے ایام میں باہر سے حفاظت کی غرض سے وہاں گئے تھے اور راستہ بند ہونے کے باعث وہاں مقیم تھے اور حالات کی تغیر سے بعد میں انہوں نے وہاں رہنے کا ارادہ کر کے مستقل رہائش کا عہد کر لیا ہے۔

وہاں کے رہنے والوں میں سے ایک مخلص نوجوان چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے بھی ہیں جو وہاں کی صدر انجمن احمدیہ کے محاسب ہیں۔ ان کے متعلق یہاں سے (E.A.C) ای۔ اے۔ سی کی منظوری آچکی تھی لیکن انہوں نے کمال اخلاص سے وہاں کی رہائش کو ترجیح دے کر واپس آنے سے انکار کر دیا۔ وہ چوہدری فیض احمد صاحب کے صاحبزادہ ہیں جو سلسلہ کے کارکن ہیں اور ان کے دادا چوہدری غلام محمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی بڑے مخلص اور اپنے علاقہ کے امیر اور باا ثر و معزز بزرگ ہیں۔

چونکہ موجودہ وقت میں وہاں قریباً ۳۲۰ افراد فروکش ہیں جن میں سے بعض نوجوان ہیں اور بعض بوڑھے اور بعض ادھیڑ عمر کے بھی ہیں بلکہ بعض ایسی عمر کو پہنچ چکے ہیں جو چند سالوں کے بعد ہم سے جدا ہو جائیں گے۔ اس طرح وہاں کے مقیم لوگوں کی تعداد دن بدن کم ہونی شروع ہو جائے گی اور پاکستان سے وہاں جانے میں چونکہ بعض رکاوٹیں ہیں اس لئے یہی مناسب سمجھا گیا ہے کہ وہاں کے رہنے والوں کو ہندوستان کے رہنے والوں سے شادیاں کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس طرح کرنے سے ایک تو آبادی بڑھ جائے گی مثلاً اگر پچاس شادیاں ہو جائیں تو لازماً پچاس خواتین کی آمد سے پچاس افراد کا اضافہ ہو جائے گا اور پھر افزائش نسل سے انشاء اللہ تدریجی ترقی ہوتی چلی جائے گی اس لئے گزشتہ ایام میں سب سے پہلا نکاح قادیان میں ہوا تھا اور اب یہ دوسرا نکاح چوہدری سعید احمد صاحب کا سیٹھ خیرالدین صاحب آف لکھنؤ کی صاحبزادی کے ساتھ تجویز کیا گیا ہے۔ سیٹھ صاحب بڑے مخلص، نیک اور اعلیٰ قربانی کرنے والے فرد ہیں اور وہاں کی جماعت کے پریذیڈنٹ بھی ہیں۔ پارٹیشن کے بعد جب کہ میں نے مالی مشکلات کے پیش نظر چندوں کے اضافہ کی تحریک کی تھی تو انہوں نے اپنی آمد کے تیسرے حصہ کی ادائیگی کا وعدہ کیا تھا اور دریافت کرنے پر پتہ چلا ہے کہ وہ اس وقت سے مسلسل -/۵۰۰ سے ہزار روپیہ تک ماہوار چندہ ادا کر رہے ہیں۔ لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک اور بابرکت ہوگا۔ سیٹھ خیرالدین صاحب نے اپنی اور اپنی لڑکی کی طرف سے مفتی محمد صادق صاحب کو ولی مقرر کیا ہے اور سعید احمد صاحب نے اپنے والد چوہدری فیض احمد صاحب کو جو یہاں ہی مقیم ہیں ولی مقرر کیا ہے لہٰذا میں اس نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

(الفضل ۲۳۔ اپریل ۱۹۵۰ء صفحہ ۳، ۶) [1]

---

[1] اس کے ساتھ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا جو مضمون الفضل ۱۶۔ اپریل ۱۹۵۰ء صفحہ ۷ پر شائع ہوا ہے وہ بھی خطبہ سے مناسبت کی وجہ سے ذیل میں مندرج ہے:

"مؤرخہ ۱۰۔ اپریل ۱۹۵۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ربوہ کے مرکز میں بعد نماز عصر چوہدری سعید احمد صاحب بی اے درویش قادیان اور طاہرہ بیگم بنت سیٹھ خیرالدین صاحب لکھنؤ کے نکاح کا اعلان چار ہزار روپیہ مہر پر فرمایا۔ حضور نے اپنے خطبہ نکاح میں اس شادی میں خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے ہر دو خاندانوں کے اخلاص اور خدمت اور دینداری کا ذکر فرمایا۔ چنانچہ چوہدری سعید احمد صاحب بی اے درویش قادیان کے متعلق حضور نے فرمایا کہ وہ چوہدری غلام محمد صاحب سکنہ پوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ کے پوتے ہیں جو پرانے صحابی ہونے کے علاوہ بڑے مخلص اور اپنی جماعت کے امیر اور ایک بااثر اور معزز بزرگ ہیں اور خود چوہدری سعید احمد نے اپنی دنیوی ترقی کو خیرباد کہتے ہوئے (کیونکہ ان کے لئے ای۔ اے۔ سی میں منتخب ہونے کی تجویز ہو چکی تھی۔) قادیان میں درویشی زندگی کو ترجیح دی اور ان کے والد چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال ربوہ بھی ایک مخلص کارکن ہیں دوسری طرف سیٹھ

خیرالدین صاحب لکھنؤ کے متعلق حضور نے فرمایا کہ وہ جماعت لکھنؤ کے پریذیڈنٹ اور بہت نیک اور اعلیٰ قربانی کرنے والے مخلصین میں سے ہیں۔ چنانچہ ملکی تقسیم کے بعد انہوں نے سلسلہ کی مشکلات کو دیکھتے ہوئے اپنی آمد کے تیسرے حصہ کی ادائیگی کا وعدہ کیا۔ جسے وہ بڑے اخلاص کے ساتھ نبھا رہے ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ خدا کے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہوگا۔

(سیٹھ خیردین صاحب کی طرف سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور چوہدری سعید احمد صاحب کی طرف سے ان کے والد چوہدری فیض احمد صاحب ولی تھے) خطبہ کے دوران میں حضور نے یہ اظہار بھی فرمایا کہ چونکہ ملکی تقسیم کے نتیجہ میں قادیان اور پاکستان کے درمیان آمدورفت کا سلسلہ نہایت محدود (بلکہ عام حالت میں عملاً بند) ہو چکا ہے۔ اس لئے میں نے اس بات کی تحریک کی تھی کہ اب قادیان کے دوستوں کو چاہئے کہ وہ ہندوستان کی جماعتوں میں رشتے کر کے قادیان میں اطمینان اور ترقی کی زندگی اختیار کریں۔ سو یہ نکاح اسی مبارک تحریک کے نتیجہ میں قرار پایا ہے اور اس سے پہلے ایک نکاح قادیان میں بھی ہو چکا ہے۔